دہلی اردو اخبار

نمبر 213

جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

21 / مارچ 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

اشتہار

واضح ہو کہ ایک ہندی پترا یعنی تقویم اس چھاپہ خانہ میں چھاپا جاوے گا واسطے اس نئے سال یعنی سمت 1898 بکرماجیت کے کہ ساتھ نام پر مادھی کے موسوم ہے مطابق 1841 کے مع امتداد ایام حرکات سبعہ سیارہ اور کسوف وخسوف اور ہندو اور انگریزوں اور مسلمانوں کے ایام تعطیل کا بیان اور ہندی اور مسلمانی تاریخیں مطابق ہوتے ہوئے تاریخوں انگریزی سے اور ہر ایک موسم کی خاصیت آب و ہوا اور پیداوار اور میوہ جات اور ترکاریوں کا حال بیچ اضلاع دہلی کے اس سال میں تقویم مذکور اوپر ہندوستانی تختہ کاغذ کے چھاپا جاوے گا بیچ چھاپہ خانہ دہلی اردو اخبار کے قیمت فی کاپی ایک روپیہ واسطے سبسکرائبروں کے اور ایک روپیہ آٹھ آنہ ان کو جو سبسکرائبر نہیں ہیں جس کو منظور ہو مہتمم کو لکھے۔

فورٹ ولیم

لےِجس لیٹیو ڈیپارٹمنٹ 30 / ماہ نومبر 1840 نواب گورنر جنرل بہادر کے احکام کا منتخب مفصلہ ذیل کونسل کے اجلاس میں لےِجس لیٹیو ڈیپارٹمنٹ میں 30 / ماہ نومبر 1940 کو اطلاع عام کے واسطے اشتہار کیا جاتا ہے۔ قانون مفصلہ ذیل مورخہ 3 / جون 1839 کا مسودہ دوسری دفعہ پڑھا گیا جو ماہِ مذکور کی 8 / تاریخ کو کلکتہ کے گزٹ میں اشیائے منقولہ اور غیر منقولہ کی وراثت کے بزور وتعدی قبضہ کر لینے سے محفوظ رکھنے کے واسطے اشہار کیا گیا۔ حکم نواب گورنر جنرل بہادر کونسل کے اجلاس میں ارشاد فرماتے ہیں کہ مسودہ مفصلہٗ ذیل جس کی اصلاح ہوئی اطلاع عام کے واسطے ازسرِ نو اشتہار کیا جاوے قانون اشیائے منقولہ اور غیر منقولہ کی وراثت کے باب میں بزور وتعدی قبضہ کرنے سے محفوظ رکھنے کے لیے یہ قانون ہے۔

1۔ ازبسکہ متوفی کی اشیائے منقولہ اور غیر منقولہ پر ہبہ یا حقیقت وراثت کے طور پر دعویٰ باطلہ کرنے کی جہت سے اکثر تخلل واقع ہوتے ہیں اول یہ کہ مقدماتِ مذکورہ میں اشیائے منقولہ کی اصل ماہیت کو معلوم کرنا بہت دشوار ہے دوسرے اشیائے منقولہ کو اور غیر منقولہ کی منفعت کو بھی بیجا تخصیص کرنے کے لیے اکثر قابو پڑتا

ہے۔ تیسرے جب مقدماتِ سرسری ایذا رسانی کے لیے بہت دور دراز کشیدہ ہوتے ہیں تو اکثر توقف ہوتا ہے وجوہات مع اس کے کہ جب وارث بے دخل کیے جاتے ہیں اور اپنی حقیقت کا دعوی کرنے کے باب میں بمقدور ہیں اشیائے مذکورہ پر از راہِ تعدی یا فریب کے مداخلت کرنے کے واسطے اکثر مقتضی ہوتے ہیں چونکہ موجبات مذکورہ بالا کے رو سے قابضِ حال کی وراثت کا قبضہ حقیقت کے دعوے کے لیے جیسا کہ صاحب جج کا فیصلہ جو مقدماتِ سرسری میں متخاصمین کی سماعت کے بعد ہوتا ہے ایسا دلیل کافی نہیں اگرچہ فیصلہٗ مذکور اس قدر کامل نہیں کہ [ص 1 کالم 2] اُس فریق کو جو بے دخل کیا گیا لمبری مقدمہ روبکار کرنے کا مانع ہو اور چونکہ سرسری مقدمہ مذکور اگرچہ اکثر ان مفویات کو جو وراثت پر زور و تعدی سے قبضہ کرنے میں ہوتی ہیں رفع کر سکے گا لیکن اس سب کو جلد رفع کرنے کے واسطے خصوصاً جو اشیائے منقولہ کے باب میں ہوتی ہیں لاعلاجی ہے اور از بسکہ سرسری مقدمہ کے فیصلہ ہونے کے بیشتر اشیائے مذکورہ بالا کی محافظت کرنے کے لیے جب کہ نقصان یا خوف کا موجب ہو اور جہاں یہ انتظام منتظم کی رائے میں بہتر ہو ایک محافظِ اشیاء مقرر کرے اور از بسکہ محافظِ اشیاء کے مقرر کرنے یا سرسری مقدمہ کی رو سے محال کی وراثت میں تعرض لاحق ہونے سے بہت خلل واقع ہوگا بشرطیکہ ان امورات کے بجالانے کے لیے کچھ وجوہات قوی واضح ہوویں اور کہ ایسے ایسے امور کی متخاصمین آپ خود یا کسی کی معرفت سے درخواست کریں اور دلائلِ قوی لاویں کہ اگر سرسری مقدمہ سپرد ہووے تو ان کا بڑا نقصان ہوگا لہٰذا حکم ہے کہ اکثر کوئی شخص متوفی کی کل اشیائے منقولہ اور غیر منقولہ یا اس کے جز پر وراثت کی رو سے دعوے کرے اور اُس پر دخیل نہ ہو تو اس کو اختیار ہے کہ اشیائے مذکورہ کے بابت اسی ضلع کے صاحب جج سے جہاں کہ اشیاء مذکورہ ہوں خواہ کوئی اور دخیل ہو چکا ہے خواہ کسی سے مزاحمت کا خوف ہے استمداد کرے۔

2۔ اور حکم ہے کہ جس امر میں کسی نابالغ نالایق یا غیر حاضر شخص کی اشیائے مذکورہ میں وراثت کی رو سے حقیقت پائی جاوے اور وہ اس سے بے دخل ہو تو اس کے مختار کار یا رشتہ دار یا دوستدار یا کورٹ آف وارڈس کو جو مقدماتِ مذکورہ سے متعلق ہوں روا ہوگا کہ اس کی امداد کے لیے مذکورہ بالا کی طرح پر درخواست کریں۔

3۔ حکم ہے کہ درخواستِ مذکورہ جس صاحب جج کے حضور میں کی جاوے تو صاحب موصوف اول دادخواہ کے اظہار اور اُن گواہوں اور دستاویزوں کے رو سے جو اس کے اختیار میں ہوں دریافت کرے کہ آیا اس امر میں دلائل قویہ سے اعتماد ہو سکتا ہے کہ دخیلِ حال خلاف قانون دخل رکھتا ہے اور کہ اہلِ درخواست یا وہ شخص جس کے واسطے اہلِ درخواست عرض کرتا ہے فی الواقع حقدار ہے اور کہ درخواست مذکورہ لاریب و بلافریب کی گئی ہے کہ نہیں۔

4۔ اور حکم ہے کہ جس حالت میں صاحب جج کو دلائل قویہ سے اطمینان کلی ہو تو دخیل کو طلب کر سکے گا اور اس

بات کا کہ اشیائے مذکورہ پر کوئی دخیل نہیں یا دخل میں تنازع ہے اشتہار دیوے گا اور اشتہار کے بعد جب ایک وقتِ معقول گذر جاوے تو صاحب موصوف سرسری کی روسے دخل کی حقیقت کو ثابت کر کے اُس کے موافق دخل کروادے گا مگر یہ سرسری مقدمہ لمبردار مقدمہ روبکار کرنے سے جیسے کہ آگے تصریح ہوگی مزاحمت نہ کر سکے گا بشرطیکہ صاحب جج کسی اور دخیل کے [ص 2 کالم 1] طلب کرنے کے باب میں تحقیقات مباسبہ عمل میں لایا ہو یا نہیں ایک عہدہ دار کے مقرر کرنے کا اختیار ہو جو فوراً طلب کرنے پر اشیائے مذکورہ کی فہرست لکھے اور سربمہر یا کسی اور طرح سے اس کی حفاظت کر رکھے۔

5۔ حکم ہے کہ اگر درخواست یا تجویزِ مرقومہ بالا کی رو سے واضح ہووے کہ سرسری مقدمہ فیصل ہونے کے پیشتر اشیائے مذکورہ کے تلف ہونے یا نقصان پانے کا خطرہ ہے اور کہ اس فریق کو جو بے دخل ہوا ہے بشرطیکہ فی الحقیقت وراثت کی رو سے وہ حقدار ہے صاف منفعت ہووے اور کہ دخیلِ حال سے ضامنی لینے میں دیر لگے یا ضامنِ مذکور غیر معتبر ہووے جس سے فریق بے دخل کو بشرطیکہ وہ اصلِ مالک ہو مضرت پہنچنے کا خوف ہو تب صاحب جج کو روا ہے کہ بحسب ذکرِ آئندہ کے ایک یا کئی محافظ اشیا مقرر کرے جن کی حکومت محافظت کے باب میں اپنی اپنی سند کی میعاد مندرجہ کے موافق جاری رہے گی مگر سرسری مقدمہ فیصل اور ثبوت ہونے یا فیصلہٗ مذکور کی رو سے دخل دلوانے کے بعد اُن کو کسی طرح کا اختیار نہ ہوگا۔ بشرطیکہ اراضی کے باب میں جج صاحب کلکٹر صاحب کو یا اُس کے عہدہ دار کو محافظانہ اشیاء کا اختیار دے سکے گا اور کہ ہر ایک اشیا کے واسطے محافظ کے تقررِ عہدہ کا اشتہار کیا جائے گا۔

6۔ اور حکم ہے کہ جج صاحب خواہ عموماً اشیائے مذکورہ پر محافظِ اشیا کو قابض ہونے کا خواہ جب تک دخیلِ ضامنی نہ دے دے یا اشیائے مذکورہ کی فہرست تیار نہ ہووے یا کسی اور طور پر جس میں دخیل حال سے اشیائے مذکورہ کو ضرر لاحق نہ ہووے اختیار دے سکتا ہے لیکن اس شرط پر کہ صاحب جج اپنی تجویز شائستہ کے رو سے دخیل کا دخل اشیائے مذکورہ پر ضمانت لیے پر بھی رہنے دے چاہے نہ رہنے دے اور جب تک دخیل رہے گا صاحب مذکور اشیائے مذکورہ کی فہرست یادست آویز اور مال اسباب کی محافظت کے باب میں جو حکم دے دے اُس کی متابعت کرے گا۔

7۔ حکم ہے کہ اُس کے عہدہ مفوضہ کو بددیانت انجام دینے اور اشیائے مذکورہ کا محاسبہ جیسا کہ آگے تصریح ہوگا خاطر خواہ لینے کے لیے صاحب جج محافظِ مسطور سے ضمانت لے گا اور جو محنتانہ مناسب سمجھے اس کو اشیائے مذکورہ سے لینے کا حکم دے گا لیکن کسی طرح سے اشیائے منقولہ کی مالیت اور غیر منقولہ کی سالیانہ کے ماحصل پر پانچ روپیہ سینکڑا سے زیادہ نہ ہوگا اور جو باقی روپیہ محافظِ مسطور نے حاصل کیا وہ عدالت میں داخل کرے گا اور ان لوگوں کی منفعت کے لیے جن کے سرسری مقدمہ کی رو سے حقیقت ثابت ہوگی محاصلِ مذکور سے

سرکاری نوٹ خریدے جائیں گے بشرطیکہ محافظِ اشیاء سے جلد ضمانت لی جاوے بلکہ جہاں تک ممکن ہووے جو امور کہ آئندہ واقع ہوں اُن کی بابت بھی لیکن ضمانت کا توقف صاحبِ جج کو محافظِ مذکور کے فوراً اس کے عہدہ پر مقرر کرنے کا نہ ہوگا۔

8۔ اور حکم ہے کہ دخیل کو طلب کرنے اور محافظِ اشیاء کو مقرر کرنے اور عہدۂ مذکور پر اشخاص کو تعین کرنے کے بابت جج صاحب کلکٹر سے رپورٹ طلب کرے گا اور کلکٹر رپورٹِ مذکورہ ارسال کرے گا لیکن عندالضرورت جج صاحبِ اوّل ہی بدون رپورٹ [ص 2 کالم 2] مذکورہ کے اجرائے کار کرے گا اور رپورٹ مذکورہ کا محتاج نہ رہے گا مگر جو صاحبِ موصوف رپورٹ مرقومہ کی رو سے برخلاف کسی اور طور پر کرے تو فوراً اپنی وجوہات کی کیفیت لکھ کر صدر دیوانی عدالت میں بھیجے گا اور جو وجوہات مرقومہ سے صاحبانِ صدر دیوانی عدالت کی طمانیتِ خاطر نہ ہو تو صاحبِ جج کو صاحبِ کلکٹر ہی کی رپورٹ کے موافق کام کرنے کا حکم دیں گے۔

9۔ حکم ہے کہ مقدمات کی ارجاع یا جوابدہی کے بابت محافظِ اشیا جج صاحب کے جمیع احکام کے مطابق عمل کرے گا اور اشیائے مذکورہ کے مقدمات کے ارجاع یا جوابدہی محافظِ اشیا کے نام سے ہوگی بشرطیکہ اشیائے مذکورہ کا مقدمہ محافظِ اشیا کے مقرر کرنے والے صاحب جج کی سماعت کے لائق ہو اُس ضلع اور شہر کی عدالت جو صاحبِ موصوف سے نزدیک ہو مقدمۂ مذکور کے فیصلہ کی لیاقت رکھے گی۔

10۔ اور حکم ہے کہ جب تک اشیائے مذکورہ کو محافظِ اشیا کے سپرد نہ کریں جج صاحب کو روا ہوگا کہ طرفین کی جو اس سے سروکار رکھتے ہیں حقیقت اور حقیقت سراسری تجویز پر جو جو اخراجات اپنی تجویز میں مناسب جانے گا سو دلوادے گا اور اپنی مرضی کے موافق انہوں سے اس طرح کی ضمانت لے گا کہ فریقین میں سے جو شخص سراسری مقدمہ کے فیصل ہونے پر مستحق نہ ٹھہرے گا سو روپیہ مذکور مع سود اَدا کرے گا۔

11۔ حکم ہے کہ محافظِ اشیا ماہواری حساب کا منتخب داخل کرے اور ہر سہ ماہی پر اگرشی مذکورہ اس کی تحویل میں یہاں تک رہے اور جس وقت اشیاء مذکورہ کا قبضہ چھوڑے اُس وقت بھی جج صاحب کی اطمینان کے واسطے اپنے انتظام کی مفصل کیفیت داخلِ دفتر کرے۔

12۔ حکم ہے کہ جب کسی ضلع کا صاحب جج کوئی محافظِ اشیاء مقرر کرکے متوفی کی شئے کل کا اختیار دے وے گا تب پریسی ڈنسی مذکور کے اور کسی ضلع کا صاحب جج دوسرا محافظِ اشیا مقرر نہ کر سکے گا لیکن درصورت یہ کہ متوفی کی منجملہ اشیا کے کسی جز پر محافظ مقرر ہوا ہو تو شئے مذکورہ کے باقی کے بابت اسی پریسی ڈنسی میں کسی اور محافظِ اشیاء کے مقرر ہونے کی ممانعت نہ ہوگی بشرطیکہ جس اشیا کے بابت از روئے قانونِ ھذا کے کسی صاحب جج کے حضور میں سرسری مقدمہ دائر ہو اُس کے بابت کسی دوسرے صاحب جج کو محافظِ اشیا یا سرسری مقدمہ سننے کا اختیار نہ ہوگا اور علاوہ اُس سے اگر ایک شئے کے کتنے ہی حصوں کے بابت دو یا زیادہ محافظِ اشیا کئی

COPYRIGHT

صاحبانِ جج سے مقرر کیے جاویں تو صاحبانِ صدر دیوانی عدالت کو اختیار ہے کہ کل اشیا پر ایک محافظ مقرر کرنے کے واسطے ایسی تجویز کریں جسے اپنے عندیہ میں مناسب سمجھیں۔

13۔ حکم ہے کہ مالکِ متوفی کی اشیا پر جو حقیقتِ وراثت کا دعویدار ہو وہ اگر اُس کی وفات کے بعد چھ مہینے کے اندر صاحبِ جج کو عرضی نہ گذرانے تو اُس کی سماعت اس قانون کی رو سے نہ ہوگی۔

14۔ اور حکم ہے کہ قانون ہذا کسی بندوبست یا اُن مقدمات کا جن کی بابت مالکِ متوفی نے نابالغی یا اُس کے سوا اور کسی طرح سے اپنے فوت ہونے کے بعد اپنی اشیا کے دخل کی بابت احکامِ شرعی کے موافق وصیت کی ہو مخل نہ ہوگا بلکہ اُسے ہر ایک حالت میں [ص 3 کالم 1] جس وقت اُس صاحب جج کو جس کے علاقہ میں متوفی کی اشیا ہے وصیتِ مذکور کے وقوع میں اطمینان ہے۔ اُسی وقت اُس پر عمل کر کے قانون ھذا کی رو سے اُس شخص کو جس کا نام اُس میں مندرج ہے اگر اُس کے لیے درخواست ہے محافظِ اشیا مقرر کرے۔

15۔ حکم ہے کہ قانون ہذا کسی امر میں اس نیت سے اجرا نہ ہوگا کہ کسی پریسی ڈنسی کی کورٹ آف وارڈس کے قبضہ میں ہرج ڈالے اور جس صورت میں کہ نابالغ یا اور کوئی نالائق جس کی اشیا کورٹ آف وارڈس سے متعلق ہو یا اور کسی کے واسطے قانونِ ہذا کی رو سے درخواست ہوئی ہے صاحبِ جج کو اگر دخیل کے طلب کرنے کا یا محافظ اشیا کے مقرر کرنے کا قصد ہو تو کورٹ آف وارڈس کو مذکورہ بالا کی طرح بدون ضامنی لینے کے محافظ قرار دے دے اور جو نابالغ یا اور کوئی نالائق شخص سرسری مقدمہ کے فیصل ہونے پر مستحق ٹھہرے تو اُس کا قبضہ کورٹ آف وارڈس کو سونپا جائے گا۔

16۔ اور حکم ہے کہ قانون ہذا کا کوئی حکم لمبری مقدمہ دائر کرنے کے لیے خواہ اس فریق سے جس کی درخواست دخیل کے طلب کرنے کے پیشتر یا پیچھے نامنظور ہوئی ہو یا اس فریق سے جو اس قانون کی رو سے بے دخل کیا گیا ہو مزاحمت نہ پہنچاوے گا۔

17۔ حکم ہے کہ اس قانون کی رو سے جو فیصلہ سراسری مقدمہ میں جج صاحب نے کیا اس کا نتیجہ دخیلِ حقیقی ٹھہرانے کے سوا اور کچھ نہ ہوگا بلکہ فیصلۂ مذکور اس باب میں کافی ہوگا اور آئندہ اس کا اپیل اور نہ اس کے نظر ثانی کے لیے کوئی حکم صادر ہو فقط۔ حکم ہوا کہ مسودہ جواَب پڑھا گیا اطلاع عام کے لیے اشتہار کیا جاوے۔ حکم ہوا کہ مسودہ مذکور کی بابت ممالک ہند کی لے جس لیٹیو کونسل کے پہلے اجلاس میں ماہِ مارچ کے پہلے دن کے بعد دوسری بار غور فرمائی جاوے۔

میرٹھ

از روئے مضمون ایک خط کے حالِ مفصل بلوہ اور فساد مقامِ مذکور کا اس طرح ظاہر ہوا کہ حسبِ دستور دو روز بعد ہولی

کے سورج کنڈ پر میلہ ہوا۔ ایک تلنگہ نے چھاؤنی کی ایک طوایف کے اُوپر زیادتی کی اور دنگا فساد کیا۔ کوتوال شہر نے ممانعت کی وہ ہرگز خیال میں نہ لایا آخر کوتوال نے اُسے گرفتار کروایا اس میں کسی عہدہ دارِ چھاؤنی نے اور تلنگوں کو جو کہ موجود تھے لعنت ملامت کی اور کہا کہ جائے افسوس ہے کہ تمہارے سپاہی کو کوتوال شہر گرفتار کر کے لے جاوے بغور سننے اس بات کے تمام تلنگوں نے جمع ہو کے کوتوال وغیرہ عملۂ پولیس پر خشت اندازی کی اور اکثروں کو ملازمانِ پولیس میں سے مجروح کیا اور تلنگہ کو چھڑا لے گئے اور کوتوال فی الجملہ زخمی ہوا مگر باوجود بھاگ جانے تمام تماشائیوں کے آپ جگہ سے نہ ہٹا اور اپنے آدمیوں کو دست درازی سے ممانعت کرتا رہا اس حیص وبیص میں بہت اسباب دوکانداروں کا برباد ہو گیا آخر کار نوبت بشمشیر پہنچی اکثر تماشائی لوگ زخمی ہوئے اور کوتوال حربہ ہائے بہ شمشیر وغیرہ کو تلنگوں کے اپنی سپر پر لیتا رہا اس اثناء میں چند صاحب لوگ آن پہنچے تلنگے انہیں دیکھ کے بھاگ گئے تب کوتوال پیادہ ہو کر گرفتاری مفسدوں میں مصروف ہوا اور نو آدمیوں کو گرفتار کیا اُن میں ایک تلنگہ اور آٹھ ترک سوار تھے الغرض انہیں کوتوالی میں لے جا کر ترب میں رکھا وہ رات تو بخیر گذری دوسرے دن حسب ضابطہ بہ گواہی روٴسائے شہران کا چالان بیچ خدمت صاحب مجسٹریٹ کے کیا [ص 3 کالم 2] صاحب موصوف نے بعد ترتیب اور ملاحظہ مثل کے انحصارِ حکم اخیر دوسرے روز پر رکھا تھا کہ دسویں تاریخ مارچ کو چار گھری رات گئے پانسو تلنگے ملازمِ پلٹن مع سازو (کذا) تلواریں علم کیے ہوئے شہر میں آئے اور جو سامنے آئے اُسے قتل کیا اور اسی ہنگامہ میں دکانیں لُٹ گئیں بعد ازاں کوتوالی میں گئے اور دفتر میں آگ لگا دی اور اکثر کاغذ کو پھاڑ ڈالا اور تمام مکاناتِ متعلقہ کوتوالی کو خراب کرنے اور جلا دینے سے خالی نہ چھوڑا اور کوتوال اُس وقت کوتوالی میں نہ تھے اور ملازمین پولیس تابِ مقابلہ نہ لا کر بھاگ گئے ہنوز تلنگے شہر میں ہی تھے کہ ترک سوار بھی اُن کی مدد کو آ پہنچے اور زبردستی دروازہ شہر کے کھول کے اندر گھس گئے اور برقندازانِ کمبوہ دروازہ کو قتل کیا اور اکثر دوکانیں لُٹ گئیں قریب تیس ہزار روپیہ کے نقصان دکانداروں کا ہو گیا اور قریب ساٹھ آدمیوں کے زخمی اور پانچ آدمی قتل ہوئے اور اکثروں کی زخمیوں میں سے توقع زیست کی نہیں ہے الغرض صاحب مجسٹریٹ علی الصباح کوتوالی میں گئے اور تمام حال آتشزدگی وغیرہ کا ملاحظہ فرما کر مع صاحب کمشنر جرنیل صاحب کے پاس گئے اور کچھ گفتگو رہی پھر پلٹن اور رسالہ نے جیل خانہ کا محاصرہ کیا اور سوال رہائی اپنے آدمیوں کا کیا آخر بعد بہت سی ردوکد کے بحسب صلاح کمشنر صاحب کے انہیں رہائی ہوئی کہتے ہیں کہ اگر انہیں رہائی نہ دیتے تو بہت فساد برپا ہوتا مگر صاحب مجسٹریٹ انتظامِ شہر سے دستبردار ہوئے اور شہر میں انتظام بطور سپاہ کے رہا اور جا بجا حفاظت کے لیے پہرے بیٹھ گئے۔

مراد آباد

از روئے خط ایک دوست کے حال وارداتِ شہر مراد کا جو بہ تقریب ایام ہولی اور عشرہ محرم کے ہنود اور مسلمانوں میں گذرا خلاصہ اس کا اس طرح معلوم ہوا کہ پانچویں یوم یکشنبہ کو علم کمان گروں کے اُٹھے بازار کٹرہ خوشحال رائے میں ہنود نے وقت آنے علموں کے کلماتِ نا ملائم کہے اشخاصِ حاضر الوقت نے انہیں فہمایش کی جب طول کھنچا تو مسلمانوں نے چند ہنود کی پگڑیاں سر سے اُتار کر پھاڑ ڈالیں الغرض شب کو سب ہنود ایک مکان پر جمع ہوئے اور صلاح کر کے صبح کو مع سوال مضمونِ مسطور کے صاحب کلکٹر کے پاس مستغیث ہوئے چونکہ صاحب موصوف موجود نہ تھے اُلٹے پھر آئے دوسرے روز یعنی یوم سہ شنبہ کو اُس پر حکم لکھوایا کہ جو تحریرِ مضمون سوال سے نام مدعا علیہم کا معلوم نہیں ہوتا اس واسطے بالفعل اس پر کچھ نہیں ہو سکتا بعد تعطیل کے سوال کو سُن کر حکم مناسب ہوگا۔ یوم چہار شنبہ کو بعد ظہر کے تعزیہ گوٹ کا حسب معمول قدیمی واسطے گشت کے اُٹھایا گیا متصل کوتوالی کے آیا تھا کہ مکانِ بالا خانہ سے ایک شخص نے اُس پر رنگ ڈالا اور ایک خشت بھی نا معلوم آئی پس اُسی وقت سب نے تعزیہ وہیں رکھ دیا اور ماتم کرنا شروع کیا اور ایک آدمی نے ان میں سے کوتوال کو کہ ہمراہ علموں معماروں کے نواب پورہ میں معہ ملازمین سرکاری کے تھا اس بات کی خبر کی مگر مسلمانوں نے پیش از آنے کوتوال کے تعزیہ اُٹھا کر کوتوالی میں رکھ دیا اور اُس مکان پر کہ جس مکان سے رنگ آیا تھا مسلمان جا پڑے اور زَد و کوب شروع کی بعد ایک ساعت کے مسمی گنیشا ساتھ دو سو ہندو کے واسطے ہٹانے ان مسلمانوں کے [ص 4 کالم 2] آیا چاہتا تھا کہ چھمن کو بھی کہ مکان اُس کا قریب کوتوالی کے ہے بولا کر مسلمانوں کا مقابلہ کرے کہ اس اثنا میں ادھر سے علی غول اُن پر چلا اور فی الفور کوتوال بھی وہاں سے علم چھوڑ کر بازار میں آ پہنچے اور جس قدر کہ اس وقت علموں میں قریب پانچ چھ ہزار آدمیوں کے تھے سب پیچھے کوتوال کے اس حال کو سُن کر واسطے مدد کے آئے جب اس غول کی کثرت ہنود نے دیکھی مقابلہ سے باز رہ کر اپنی اپنی دوکانوں اور مکانوں پر جا چڑھے اور اوپر سے خشت زنی شروع کی پھر تو مسلمانوں کی طرف سے یہ حال تھا کہ سارے شہر میں اور سب طرف کوچہ اور بازار میں جس طرف ہنود کا نام سُنا یا دیکھا مارا اور سوائے مار مار کے کچھ آواز نہ سنی جاتی تھی اور ساری بازاروں میں جو شئے جس قسم کی سامنے آئی برباد کردی سہ پہر سے برابر سوائے شور ہائے وہوئے اور مار مار کے کچھ نہیں سنائی دیتا تھا انیس آدمی ہندو زخمی ہوئے اور اسی قدر مسلمانوں اور دو ہندو اور ایک مسلمان مارا گیا اس عرصہ میں سن کر صاحب کلکٹر اور صاحب جنٹ آئے اور صاحب نے آن کر کوتوالی میں اُس تعزیہ کو خشت سے شکستہ اور رنگ سے آغشتہ دیکھ کر مالک سے کہا کہ تم اس کو اُٹھاؤ اُس نے کہا کہ میرا انصاف کیجئے فرمایا کہ ہم تمہارے ساتھ چلتے ہیں غرض کہ تعزیہ کو کوتوالی سے اُٹھایا صاحب بھی گھوڑے پر سوار ہوئے اُس وقت ہجوم مسلمانوں کا قریب چالیس ہزار آدمیوں کے تھا صاحب کلکٹر تعزیہ

کو دریا سے اُتار کر اور کوٹ کو روانہ کر کے کوتوالی میں آئے دیکھا کہ وہی واویلا اور مار مار ہی ہنود پر شہر میں ہو رہی ہے اور سارے بازار میں اشیائے جنس وغیرہ ہر قسم سڑک پر برابر بکھری پڑی ہے اور صدہا بہی حساب کی اور کاغذات پھٹے پڑے ہیں صاحبِ موصوف نے اُس وقت چھٹی کپتان پلٹن کو بطلب تین کمپنی کے لکھ کر ارسالی کی فی الفور وقتِ مغرب کے کمپنیاں آئی پہرہ واسطے ممانعت آمدورفت بااحتمال فساد کے ہر طرف کوچہ و بازار میں اور ہر ایک امام باڑہ میں تعین ہوئے اور صاحب کلکٹر مع ایک کمپنی اور سوم صاحب کپتان کے کوتوالی میں شب کو رہے صبح کو صاحب نے محمد میاں خان وغیرہ کو بلا کر صلاح کی پھر صلاح یہ ہوئی کہ میر محلوں سے اقرار نامہ فہمایش ہر ایک شخص کے ہو جاویں کہ صبح کو تعزیہ اُٹھ جاویں چنانچہ شام کے وقت یوم پنج شنبہ کو ایسا ہی عمل میں آیا میر محلوں نے سب کو ہر ایک محلہ میں فہمایش کر دی سب نے کہا کہ جو آٹھویں کو علم تماکو والوں کے اور نویں کو علم سقوں کے حسب معمول جب تک نہ اُٹھیں گے تب تک کوئی تعزیہ نہ اُٹھے گا اور شبِ شہادت کو ایسی چپ چاپ شہر میں تھی کہ نا تاشہ کی آواز تھی اور نہ کوئی شہر میں نکلتا تھا الغرض بروز عشرہ جب تعزیہ کوئی نہ اُٹھا تو صاحب نے پھر سب رؤسائے شہر کو بُلا کر کہا کہ کسی تدبیر سے تعزیہ اُٹھ جاویں خان مذکور الصدر نے کہا کہ شہر والے جب تک علم دونوں جگہ کے نہ اُٹھا والیں گے تعزیہ نہ اُٹھاویں گے نظر بریں صاحب نے واسطے اُٹھانے علموں کے حکم دیا پھر علم دونوں جگہ کے اس دھوم دھام سے اُٹھے کہ کچھ بیان نہیں ہو سکتا، 80 ہزار آدمی کے قریب ساتھ تھے اور صاحب اور سب رئیس ہمراہ تھے القصہ گیارہویں تاریخ تعزیہ شہر کے دفن ہوئے اور بعد بہت سے قیل وقال کے دوکانداروں نے بموجب کہنے صاحب کے دوکانیں کھولیں اور ہنود نے بھی رسومِ ہولی حسبِ معمول ادا کیں مگر رقص نہ ہوا کیونکہ میراثی بخوف مسلمانوں کے ہمراہ طوائف کے نہ گئے چہار شنبہ سے روزِ دوشنبہ تک [ص 4 کالم 2] صاحبِ موصوف مع کپتانِ ممدوح کے کوتوالی میں رہے اور پہرہ جات دستور تعین رکھے۔

کالپی

واضح ہوا کہ مقامِ مذکور میں بباعث حماقت اور نادانی مردمانِ سفلہ کے اکثر آدمی جان سے ہلاک ہوئے اور بہت سے زخمی ہوئے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عشرہ محرم ایک گروہ کہ اکثر اُن میں برقندازانِ پولیس تھے انہوں نے ایک جگہ قریب بیس سیر باروت کے جمع کر رکھی تھی اور وہاں سے بندوقچیاں ہمراہی تعزیہ کو باروت بانٹتے جاتے تھے سو قضائے الٰہی سے ایک فلیتہ کسی سپاہی کی بندوق میں سے اُس باروت پر جا پڑا اور یکا یک ایک شعلہ اُٹھا قریب چالیس (40) آدمیوں کے جو کہ گرد ذخیرۂ باروت کے جمع تھے اُس میں سے تیرہ آدمی تو اسی وقت ہی مر گئے اور جو کہ جیتے ہیں اُن میں سے بھی بعضوں کے جینے کی توقع نہیں ہے کیونکہ اُس شعلۂ سوزان سے از سرتاپا جل گئے ہیں کہتے ہیں کہ اس واردات کے روز صاحبِ مجسٹریٹ کالپی میں نہ تھے۔ بہت افسوس ہے کہ وہاں کوئی ڈاکٹر بھی نہیں ہے۔

قندھار

وہاں کی چٹھی سے واضح ہوتا ہے کہ میجر ٹاڈ صاحب بامن وامان چار (4) منزل اس طرف ہرات سے آگئے ہیں اور قریب ڈیڑھ سو آدمیوں کے اہلِ ہرات میں سے صاحبِ موصوف کے ساتھ آئے ہیں اور وہ لوگ صاحبانِ انگریز سے بہت رغبت رکھتے ہیں چنانچہ مشہور ہے کہ یار محمد نے اکثر لوگوں کو جو انگریزوں کی طرف مائل تھے مروا ڈالا۔ پہلی رجمنٹ پیادوں ہندوستانی شاہ کی کو اور توپخانہ کو واسطے کوچ مقامِ کوئٹہ کے حکم ہے اور رجمنٹ 42 ہندوستانی قلات سے یہاں آنے کو ہے۔

کرنیل سٹیسی بخیریت ہیں اور بیچ باب آجانے خانِ قلات کہ بہمہ وجوہ درستی ہوگئی کچھ سپاہی قلات میں اور کچھ مشٹنگ میں اور بہت سی دادر میں رکھی جاوے گی اور باقی بمبئی کو مراجعت کرتی مگر اغلب ہے کہ بباعث مہمات ہرات کے بالفعل روانگی سپاہِ مذکور کی ملتوی رہے گی۔

اخبار مقامات مختلفہ

اخبار بمبئی سے واضح ہے کہ پہلی تاریخ ماہِ حال کو ایک جہاز کراچی سے آیا کراچی میں افواہ تھی کہ سپاہِ ایران طرف ہرات کے آتی ہے اور شاہ کامران نے اپنا وکیل فوجِ مذکورہ میں بھیجا ہے اور یہ بھی مشہور تھا کہ میجر رالن سن کے خطوط شاہ شجاع الملک کے اسمی سردارانِ قوم مری کے گرفتار کیے ہیں اس مضمون کے کہ جب تک ہوسکے افواجِ انگریزی کو نیچے درہ کے رکھو۔ صاحبِ اخبار لکھتے ہیں کہ درباب آنے سپاہِ ایران کے مقامِ مذکور الصدر میں شک معلوم ہوتا ہے اور کہتے ہیں کہ بلکہ فوجِ مذکورہ نے واسطے علی شاہ کے کوچ کیا ہوگا۔ صاحب کلکتہ کریئر خیال کرتے ہیں کہ اکثر موقعوں سے ایسا واضح ہے کہ بالضرور سکھوں سے جنگ وجدل ہو اور صاحب اخبار کی یہ رائے ہے کہ جرنیل لملی صاحب بالضرور ستلج سے عبور کر کے دفعتاً سیدھے دارالخلافہ میں چلے جاویں گے۔ از روئے چٹھی مقام ناگپور کے واضح ہے کہ ایک گروہ ستر (70) یا اسی (80) ڈکیتوں کے نے 14 / تاریخ ماہِ گذشتہ شہر میں گھس کر ایک متمول ساہوکار کے ہاں حملہ کیا اور ساہوکار کو بہت زخمی کر کے پندرہ (15) ہزار روپیہ اُٹھا لے گئے دو آدمیوں نے ساہوکار کے مقابلہ کیا اُن کو ہلاک کر گئے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا